پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو - کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

جلد نمبر ۱۲
شمارہ نمبر ۱۳

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیرُالاشاعت اخبار

۲۵ ستمبر ۱۹۸۳
۱۸ ذالحج ۱۴۰۳

سندھ کی صورتحال قابو میں ہے صوبے کے صرف چند دیہی علاقوں میں کالعدم پیپلز پارٹی کے سرکردہ لوگوں اور آزادی کی بعض پارٹیوں نے ہنگامہ کرایا ہے مقصد حکومت کو پریشان کرنا ہے

انتخابات سے قبل قومی حکومت قائم نہیں کی جائے گی ضیاء

انتخابات جماعتی یا غیر جماعتی بنیاد پر کرانے سے متعلق آراء کا جائزہ لیا جارہا ہے - انتخابات سے قبل فیصلہ کر دیا جائے گا

لوگ سرحد عبور کر کے بھارت نہیں گئے کوئٹہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت

بلوچستان کے عوام اس بات سے آگاہ ہیں کہ ان کا مفاد کس چیز میں ہے

میں قادیانی نہیں راسخ العقیدہ مسلمان ہوں

سکھر میں صدر ضیاء کا اعلان

سندھ کے ۲۳۹ بلدیاتی حلقوں میں کسی نے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کئے

امن و امان کی صورت حال خراب ہونے پر انتخابات دو مرحلوں میں ہوں گے

وکلاء پر الزامات کا ثبوت پیش کیا جائے کراچی بار

بھارتی پنجاب کے عوام لاہور پر دعویٰ کر دیں

بلراج مدھوک کی شر انگیزی

سری لنکا کو بھارت سے فوجی مداخلت کا خطرہ

بھارتی منصوبے سے وابستہ وزراء کی سری لنکا کے اقلیتی عہدیداروں کے ساتھ پُراسرار ملاقاتیں

اندرا گاندھی اور ان کے وزیر دفاع کے تامل لیڈر سے طویل مذاکرات

بھارتی اقدام کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

بنگلہ دیش کی سیاسی جماعتوں کا حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان

ہر سطح پر سیاسی و شہری آزادیاں بحال نہ کی گئیں تو مظاہرے کئے جائیں گے ۲۲ سیاسی جماعتوں کے بیانات

Jockeying for power under the guise of Constitutional amendments

By our special correspondent in Karachi

The MRD campaign, going on in Sind for over six weeks did not spread to other parts of the country as its leaders had hoped. But it showed sufficient steam to put the military rulers on notice that they do not have an unchallenged grip on the country.

Despite attempts by the sycophantic press to present General Zia as the most popular leader since the Quaid-e Azam, it should be clear to him by now that this is simply not the case. In fact this is a mirage every Pakistani ruler has chase. Just before his downfall the late Ayub Khan had celebrated a decade of achievements and progress!

The present agitation was launched at a time when Zia thought he had pulled off a political coup by announcing his program two days ahead of schedule, on August 12. The MRD had given notice that it will launch its campaign on August 14 to coincide with Zia's proposed political program.

Months prior to the proposed announcement, government appointed bodies had made conflicting recommendations to 'Islamize' the constitution and to give the country a 'stable political system'. Of course much of the blame for political uncertainty was laid at the doorsteps of the political parties. For military men, politicians are an anethema. Like corked bottles, they keep on popping up at the most awkward moments. General Zia had hoped that by going through the rituals of local bodies elections several times, he would get the wind out of the politicians' sails. Also, the proposed amendments were designed to ensure, particularly for the post of President, to deny Benazir Bhutto and her terrorist brothers an opportunity to get elected within the foreseable future. The age requirement of 40, and a male to boot, would put Benazir out of the running for a few years.

Not that she is a sweet 16 but at 32 or 33 she would have to wait at least 7 or 8 years before getting a crack at things. And that is a long time in politics.

But the political jockeying for power aside, some fundamental issues are at stake. Every ruler in Pakistan, military or otherwise, has attempted to tailor the constitution to his own personal requirements. Not that there is anything sacrosanct about a secular document like the 1973 Constitution, which was even further disfigured by Bhutto, it is there as a starting point. Most political parties accept it as a basis for political action.

The proposed amendments in the Constitution are aimed at moving the centre of power from the prime minister to the president. Of course no clear indication has been given as to how the president would be elected. Perhaps it has been left vague deliberately to test the political mood of the country. But the idea of the National Security Council as a superbody puts the balance of power completely in the hands of the military. Without its consent no major decisions can be made and guess who will be its members? The chiefs of the three services together with the President, of course.

So there is no need to formally incorporate the role of the armed forces into the Constitution on the Turkish model. This will now be done by the National Security Council on behalf of the armed forces. And that is not the final word on amendments. General Zia has indicated that there will be a few other 'minor' changes. What he considers minor may turn out to be major surgery.

But that still leaves the real question unresolved: what is in it for the hapless people of Pakistan? The struggling masses who are brought out on the streets periodically to bring down one dictator to be replaced by another, equally or more tyrannical? Nobody, but nobody is answering these questions. In fact, few are even asking the questions because the truth of the matter is that there is nothing in it for the poor masses of Pakistan except death and further misery.

(Al-Hilal's special correspondent will continue to report on developments in Pakistan).

[illegible]

IF YOU DON'T REMEMBER YOU MAY NEVER FORGET.

سکول بس کیلئے اپنی گاڑی کو روک دینے کی معقول وجوہات
ہیں ۔ مثلاً گاڑی کو نہ روکنے کے جرم میں آپ کے لائسنس کے
پوائنٹس میں کمی ، ایک ہزار ڈالر تک جرمانہ اور قید کی
سزا دی جا سکتی ہے ۔ لیکن گاڑی روکنے کی اہم ترین وجہ
یہ ہے کہ آپ کی معمولی بے احتیاطی
کسی بچے کی جان لے سکتی ہے ۔
اسلئے یاد رکھئے کہ سکول بس کی جلتی
بجھتی سرخ لائٹ کے دونوں جانب
کی ٹریفک کا رک جانا لازمی ہے ۔ سکول
بس کے پیچھے سے آنے والی گاڑی کو کم از
کم ۲۰ میٹر پیچھے رکنا لازم ہے ۔
اور اس سال آپ کی توجہ کے لئے نئی چیز متعارف
کرائی جا رہی ہے ۔ انٹاریو کی تمام سکول بسوں کی
دونوں جانب "سٹاپ" کے نشان آویزاں کئے گئے ہیں ۔
جو کہ بچوں کے اترنے اور چڑھنے
کے دوران نمایاں طور پر ظاہر
ہوتے ہیں ۔ اسلئے جلتی بجھتی
لائٹ اور "سٹاپ" کے نشانوں پر
دھیان دیجئے ۔ آپ کی بے احتیاطی
بچے کی جان لے سکتی ہے ۔

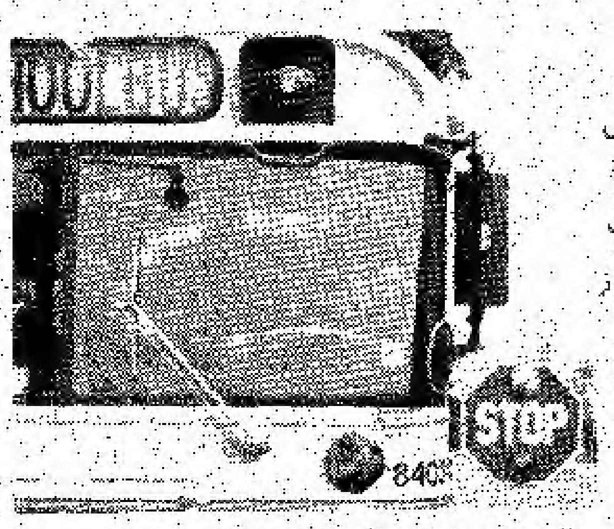

CAN YOU AFFORD TO FORGET?

Ministry of Transportation and Communications

Ontario

James Snow, Minister
William Davis, Premier

پندرہ روزہ
الہلال
سنڈرلینڈ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
سنو! اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے (القرآن)

دو بڑی طاقتیں ۔ دونوں ظالم اور سفاک

گذشتہ دنوں بین الاقوامی اہمیت کی دو اہم خبریں منظر عام پر آئیں۔ ان دونوں کا تعلق دنیا کی دو سپر طاقتوں روس اور امریکہ کے ظلم و بربریت سے ہے۔ روس نے ایک مسافر بردار طیارہ مار گرا کر دہشت و بربریت کا مظاہرہ کیا ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس بدقسمت طیارے میں ۲۶۹ مسافر سوار تھے جن میں کوریا کے ۲۰ اور امریکہ کے ۲۸ مسافروں کے علاوہ جاپان، تائیوان، فلپائن، ہانگ کانگ، کینیڈا، آسٹریلیا، سویڈن، بھارت اور ملائیشیا کے شہری بھی شامل تھے۔ ایک انتہائی وحشیانہ کارروائی کے نتیجے میں اتنی بڑی تعداد میں بے گناہ مسافروں کا ہلاک ہو جانا صرف متعلقہ ممالک ہی کے لیے رنج و غم کا سبب نہیں بنا ہے بلکہ پوری انسانیت اس پر سخت اضطراب محسوس کر رہی ہے اور روسی افواج کے اس ظالمانہ اقدام کے خلاف دنیا بھر میں شدید رد عمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

امریکہ روس کی اس بربریت پر تو چیخ اٹھا ہے لیکن وہ ظلم و بربریت میں روس سے کسی طرح پیچھے نہیں ہے۔ لبنان میں مسلمانوں پر فضائی حملہ کرنے کا تازہ امریکی منصوبہ درندگی و زندگی کے مقابل کسی طرح بھی کم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صدر امریکہ کا غیظ و غضب اس لیے بھڑکا کہ لبنان کی حالیہ داخلی لڑائیوں میں دو امریکی اور پانچ فرانسیسی سپاہی ہلاک ہو گئے تھے اور انہوں نے فوراً اپنے طیارہ بردار جہاز آئزن ہاور کو مشرقی بحیرۂ روم میں بھیج دیا تاکہ وہ لبنانی مسلمانوں پر بمباری کے لیے طیارے استعمال کر سکے۔ اسرائیل نے جب صابرہ اور شتیلا کے کیمپوں میں فلسطینیوں کا قتل عام کیا تھا تو امریکی صدر خاموش تماشائی بنے رہے اور اسرائیل کو اپنے قیامت خیز منصوبہ کی تکمیل کا پوری طرح موقع فراہم کر دیا۔ ہزاروں فلسطینی مردوں، عورتوں اور بچوں کا خون بھی ان کے ضمیر کو کوئی جنبش نہ دے سکا لیکن آج دو امریکی سپاہیوں کے لیے ان کا دل تڑپ اٹھا ہے اور وہ اس کے جواب میں نہتے مسلمانوں کو نشانہ بنا کر تہس نہس کرنے پر تل گئے ہیں۔

انسانی ہمدردی، انسانی حقوق، اخلاق اور بین الاقوامی قوانین کا رات دن تذکرہ کرنے والے امریکہ کا یہ اپنے پیمانے اور ہیں دوسروں کے پیمانے اور۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں سپر پاور ظلم و بربریت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں مصروف ہیں۔ ایک افغانستان میں درندگی کی مثالیں قائم کر رہا ہے تو دوسری سپر پاور اسرائیل کے ذریعے لبنان میں ایسی بہیمیت کا مظاہرہ کر رہی ہے جس کے آگے چنگیز، ہلاکو اور ہٹلر بھی شرما جائیں۔ لبنان میں ان دنوں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی ذمہ داری امریکہ پر آتی ہے۔

سندھ کی صورتحال پر پیر پگارا اور تالپور کا تبصرہ

سندھ میں وڈیروں کی مطلق العنانی اور ہاریوں کی بے بسی اور محرومی کا تذکرہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ لیکن سندھ کے موجودہ حالات میں اس تذکرہ کو اب وہاں سندھ کی دو اہم شخصیتوں کی زبانی ایک خصوصی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ کالعدم مسلم لیگ (پگارا گروپ) کے سربراہ پیر صاحب پگارا نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران پیروں اور وڈیروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا "سندھ میں جاگیردار اور وڈیرے اس وقت تحریک چلا رہے ہیں یہ موجودہ حکومت کے چہیتے رہے ہیں اور یہ حکومت بھی ماضی کی حکومتوں کی طرح ان کی مسلسل سرپرستی کرتی رہی ہے۔ یہ سب موجودہ غیر سیاسی حکومت کے منظور نظر ہیں۔ علاقے بھی ان ہی کے کہنے پر چلتے رہے۔ افسروں کی تقرریاں اور تبادلے تعلیمی اداروں میں داخلے، جنگلوں سے ترقی غرضیکہ یہ سب کام ان ہی وڈیروں اور پیروں کی مرضی کے مطابق ہوتے رہے۔ اب نہ جانے کس بات پر انہوں نے اپنے سرپرستوں کے ساتھ جھگڑا شروع کر دیا ہے۔" وزیر دفاع میر علی احمد تالپور نے بھی لاہور میں یوم دفاع کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ وڈیرے جنہوں نے اب تک اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کیا اور جو اپنے مزارعوں یا غلاموں کا اپنے ساتھ بیٹھنا تک گوارا نہیں کر سکتے انہیں بحالی جمہوریت کی بات نہیں کرنی چاہیے۔"

سندھ کی ان دو ممتاز شخصیتوں کے بیانات سے سندھ میں پیروں اور وڈیروں کی مطلق العنانی کا جو نقشہ سامنے آتا ہے وہ ایک ریاست کے اندر ریاست کے وجود سے کم نہیں ہے۔ وڈیرہ شاہی کا اقتدار اعلیٰ حکومتوں اور ان حکومتوں کو مضبوط بنانے والی افسر شاہی سے ہمیشہ خاص تعلق رہا ہے۔ جو حکومتیں منتخب نہیں ہوتیں وہ پیروں اور وڈیروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہیں تاکہ وہ ان کے لیے پریشانیاں کھڑی نہ کریں۔ وڈیرہ شاہی بھی مختلف مراعات حاصل کر کے آمرانہ حکومتوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتی ہے جب انتخابات اور بحالی جمہوریت کا مسئلہ کھڑا ہوتا ہے تو وڈیرہ شاہی ان عوام کے حقوق کی علمبردار بن جاتی ہے جو خود اس کے ہاتھوں ستائے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ کوئی سیاسی تبدیلی ہو تو وہ حکومت و اقتدار میں موجود رہیں اور اپنی گدیوں اور جاگیروں کے مفادات کی حفاظت کر سکیں البتہ انہیں ایسے انتخابات سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی جن کے نتیجہ میں حکومت کے اندر انہیں کوئی حصہ نہ مل سکے۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ سندھ کی یہ تحریک مزدوروں، ہاریوں اور غریبوں کا نہیں اور ان کے احساس محرومی کا نہیں بلکہ وڈیروں کے احساس محرومی کا نتیجہ ہے۔

طالب دنیا کو دنیا ہی میں سب مل جاتا ہے

القرآن

جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے (وہاں معلوم ہو جائیگا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیا میٹ ہو گیا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔ (ہود ۱۵۔ ۱۶)

نماز جمعہ با جماعت واجب ہے

السنۃ

حضرت طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم و واجب ہے۔ اس وجوب سے چار قسم کے آدمی مستثنیٰ ہیں ایک غلام جو بیچارہ کسی کا مملوک ہو۔ دوسرے عورت۔ تیسرے لڑکا جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو چوتھے بیمار۔ (سنن ابی داؤد)

جانا ترکی صدر کا

طاہر مسعود

وہ حیران ہیں کہ صدر کو سندھ جانا چاہیے تھا لیکن وہ ترکی کیوں چلے گئے ؟ یہ لوگ صدر کی سوچ ہی نہیں سمجھ پا رہے ہیں۔ صدر کے ترکی جانے سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ صدر ترکی کی میں دیکھیں گے اور دوسرا یہ کہ صدر صاحب ترکی میں ان دونوں ملکوں کی دوستی کی مضبوطی کی صورت میں نظر آئے گا۔ ظاہر بات ہے کہ اگر صدر ترکی کا دورہ ملتوی کر کے سندھ چلے جاتے تو پاک ترک تعلقات کیسے بہتر ہو سکتے تھے۔ جب کہ تاریخ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے تعلقات ترکی سے مضبوط تر کریں۔ اس کے مقابلے میں وقت کا تقاضا تھا کہ صدر صاحب سندھ جائیں تاکہ حالات بہتر ہوں۔ صدر نے تاریخ کے تقاضے کو وقت کے تقاضے پر ترجیح دی کیونکہ وقت تو گزر جاتا ہے۔ لیکن تاریخ معاف نہیں کرتی۔ یہ علیحدہ بات کہ تاریخ گزرے ہوئے وقت کا نام ہے۔

صدر نے سوچا ہوگا کہ سندھ کا معاملہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے۔ اسے واپس آ کر بھی سلجھایا جا سکتا ہے۔ اور نہ بھی سلجھایا جائے تو بھی بہرحال یہ ہے تو ہمارا اندرونی معاملہ۔ کبھی نہ کبھی سلجھا ہی لیں گے۔ لیکن یہی جلدی کا سلجھاؤ تو شیطان کا ہوتا ہے۔ کیا پتہ کہ ترکی سے واپسی تک حالات خود بخود نارمل ہو جائیں۔ اور کچھ کیے بغیر ہی مسئلہ حل ہو جائے۔

صدر ترکی اس لئے بھی گئے کہ ان کا ترکی کا پروگرام طے شدہ تھا، جب کہ سندھ کے حالات بغیر کسی طے شدہ پروگرام کے بگڑے ہیں۔ اگر حالات کے بگڑنے کی پیشگی اطلاع صدر کو مل جاتی تو کیا عجب کہ وہ اس سوال پر سنجیدگی سے غور کر لیتے کہ انہیں پہلے کہاں جانا چاہیے۔ ترکی یا سندھ ؟ خواہ ان کا فیصلہ پھر بھی ترکی ہی جانے کے حق میں ہوتا، لیکن کم از کم انہیں سوچنے کا موقع تو مل جاتا۔ اور ہم یہ کہہ سکتے کہ صدر نے کم از کم ایسا بھی کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ان کی سوچ موجود ہے خواہ غلط ہی کیوں نہ کیا ہو۔ ذاتی طور پر ہم صدر کے ترکی جانے کے حق میں ہیں، کیونکہ جانا ہے ہر صورت۔ جیسے ترکی جانا ایسا ہی مقدس ہے جیسے علم حاصل کرنے کے لئے چین جانا۔ اور سندھ کا معاملہ یہ ہے کہ جیسا پیر پگاڑا اور علی احمد تالپور حکومت کے حامی ہیں تو

پھر پریشانی کی کیا بات ہے ؟ یہ دونوں حضرات جب چاہیں گے امن و امان قائم کرا دیں گے، بلکہ تالپور صاحب تو قائم کرا بھی چکے ہیں، الطاف نہیں جتانے کی غیرت والا !

ایک صاحب فرما رہے تھے کہ صدر صاحب لیاقت آباد والوں پر بگڑ گئے تھے ترکی تشریف لے گئے ہیں۔ اور لیاقت آباد والوں نے ایسی جنا عاریوں سا شرت رہا کر گرفتاری پیش کرنے والوں سے یہ کر غیر ملکی اخبار نویسوں تک کی پٹائی لگا دی اور صدر ضیاء مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ موقع واردات کے چشم دید گواہ نے ان صاحب کی بات بیچ ہی سے اچک لی اور کہا جہاں کہ لیاقت آباد کے عوام ہمیشہ سے اپوزیشن ہی رہے ہیں اب کہ ان کی اپوزیشن کر رہے ہیں لیکن وہ حکومت کے حامی بالکل نہیں ہیں، رہا سوال نعرہ بلند کرنے والوں کا تو جناب میں نے تو پولیس والوں کو دیکھا ہے جو سادہ کپڑوں میں طلبہ کے ہجوم میں موجود تھے۔ پہلے والے صاحب نے کہا برادر عزیز ! گویا پولیس حکومت کی مخالف ہے، پھر حکومت کون تبدیل کرا سکتا ہے کیونکہ حکومت تو پولیس ہی تبدیل کر سکتی ہے جس کا آسان سا نسخہ یہ ہے کہ جہاں لانگ مارچ کرنے والے نکلے وہاں لاٹھی چارج کر دو جہاں لاٹھی چارج سے بات بن جائے وہاں گولی چلا دو۔ بیرونی ممالک میں حکومت کی چھوٹی بڑی، سندھ میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے حل کرنے کے لئے اب تک صرف پولیس کی گولی سے کام لیا گیا ہے گولی اور گالی سے سیاسی جھگڑے طے نہیں ہوتے۔ وغیرہ۔ بحث کافی سنجیدگی اختیار کر گئی تو مجھے اٹھ جانا پڑا، اگرچہ گرفتاری پر سلور جوبلی پروگرام آنے کا وقت ہو چلا تھا (جب مشرقی پاکستان میں بنگالی چیخ رہے تھے، اس وقت بھی مغربی پاکستان کے لوگ ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ ہم ہمیشہ ٹی وی کیوں دیکھتے رہتے ہیں؟)

اب اسی موضوع پر بحث ہی فضول ہے کہ صدر ترکی کیوں گئے۔ اور سندھ کیوں نہ گئے۔ آنے جانے میں خدا کی مرضی کو دخل ہوتا ہے۔ آدمی چاہے بھی تو کچھ نہیں کر سکتا، بسا اوقات حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ ہم چاہتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ اور ہے۔ اب صدر صاحب کی صدارت کا مسئلہ لیجیئے۔ وہ کون سی اپنی مرضی سے حکومت میں آئے ہیں، حالات ہی تو تھے جو انہیں لے کر آئے اور اب حالات ہی انہیں قائم رکھیں گے۔ خدا کرے حالات بہتر رہیں۔ ویسے حالات کون سے ہماری خواہشات کے تابع ہیں، حالات خود بخود سنبھلتے رہتے ہیں۔ اور یکایک بگڑ جاتے ہیں۔ تو سنبھلنے میں نہیں آتے۔ عقل اس وقت ٹھکانے آتی ہے جب حالات بگڑے ہوئے ہوں۔ عقل ہو تو سنبھالے بھی نہ سنبھلیں، جیسا کہ آج کل ہے۔ شہروں میں امن چین اور سکون ہے۔ اور ایک صوبے کے دیہاتوں میں بے چینی اور اضطراب، ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ حالات کی یہ صورت انتہائی تشویشناک ہے۔ کیونکہ اس میں ایک بہت بڑا دھوکا پوشیدہ ہے۔ اور وہ دھوکا صورت حال کے کنٹرول میں ہونے کا ہوتا ہے۔ جب اس دھوکے کا پردہ چاک ہوتا ہے تب جا کر پتہ چلتا ہے کہ کھیل ختم ہو چکا پانی سر سے اونچا ہو چکا۔ بس اے مسلمانو! ماضی سے سبق حاصل کرو کہ سبق حاصل کرنے والے ہی اپنے سر کو جھکنے سے بچا لیتے ہیں۔

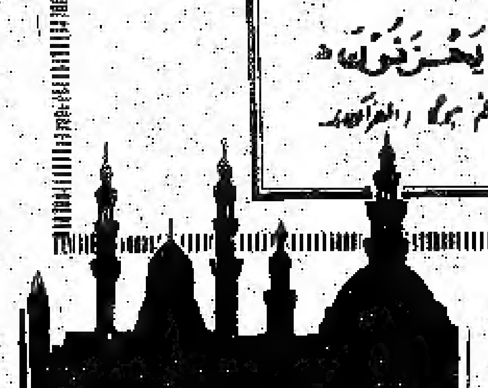

زندہ تحریریں

بہادروں کی شریعت

یہ آج کوئی نئی آواز نہیں بہت پرانی آواز ہے جو منافقوں کی زبان سے بلند ہوتی رہی ہے۔ یہی آواز نفاق کی بیماری کا پتہ دیتی ہے لیکن اللہ فاطر خدا کی شریعت کو نہ ابتدا میں بدلا گیا تھا اور نہ اب بدلا جا سکتا ہے اور نہ کبھی بدلا جائے گا۔ یہ شریعت بزدلوں اور نامردوں کے لئے نہیں اتری ہے۔ نفس کے بندوں اور دنیا کے غلاموں کے لیے نہیں اتری ہے۔ ہوا کے رخ پر اڑنے والے خس و خاشاک پانی کے بہاؤ پر بہنے والے حشرات الارض اور ہر رنگ میں رنگ جانے والے بے رنگوں کیلئے نہیں۔ یہ ان بہادر شیروں کے لیے اتری ہے جو ہوا کا رخ بدل دینے کا عزم رکھتے ہیں جو دریا کی روانی سے لڑنے اور اس کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہوں۔ جو صبغت اللہ کو دنیا کے ہر رنگ سے زیادہ محبوب رکھتے ہوں اور اسی رنگ میں دنیا کو رنگ دینے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ مسلمان جس کا نام ہے وہ دریا کے بہاؤ پر بہنے کیلئے پیدا ہی نہیں کیا گیا ہے!

جو لوگ اپنے خیالات، اپنے اخلاق، اپنی معاشرت، اپنی معیشت، اپنی تعلیم غرض اپنی کسی چیز میں بھی مسلمان نہیں ہیں اور مسلمان رہنا نہیں چاہتے ان کے برائے نام مسلمان رہنے سے اسلام کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں بلکہ سراسر نقصان ہے۔ وہ خدا پرست نہیں ہوا پرست ہیں۔ اگر دنیا میں بت پرستی کا غلبہ ہو جائے تو یقیناً وہ بتوں کو پوجیں گے۔ اگر دنیا میں برہنگی کا رواج عام ہو جائے تو یقیناً وہ اپنے کپڑوں کو اتار پھینکیں گے۔ اگر دنیا ہی نجاستیں کھانے لگے تو یقیناً وہ کہیں گے کہ نجاست ہی پاکیزگی ہے اور پاکیزگی تو سراسر نجاست ہے۔ ان کے دل و دماغ غلامی کے لیے گھڑے گئے ہیں۔ ایسے غلاموں کی اسلام کو قطعاً ضرورت نہیں۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
(تنقیحات)

عاشق یا بنیا!

جب دہلی کے ایک مشاعرے میں شمس قریشی کو ادر شاد نے یہ قطعہ پڑھا۔

ساز کے دل میں سوز پلتا ہے
مسکراہٹ میں درد ڈھلتا ہے
حسن جیسے ایک چراغ کی لو!
عشق کا جس میں تیل جلتا ہے

تو ایک شاعر صاحب نے ازراہ مذاق کہا:
"شاد صاحب! عشق جلتا ہے یا تیل جلتا ہے؟"
"جناب! شاعر عاشق ہوتا ہے بنیا نہیں!" شاد صاحب نے برجستہ جواب دیا۔

خواتین

جیتی جاگتی زندگی — مشی فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

ساری دنیا مجرم نظر آتی ہے

ہم نے جب سے ہوش سنبھالا امی ابا کو ایسی ہی لڑتے جھگڑتے پایا۔ میری والدہ سادہ طرح لیکن دلکش شخصیت کی مالک ہیں جبکہ والد صاحب کافی شوقین مزاج ہیں۔ آخر میں یہ پتہ چلا کہ انہوں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ بہت ہنگامہ ہوا ہم تمام بہن بھائی کافی رنجیدہ تھے۔ آخر والد صاحب گھر چھوڑ کر چلے گئے۔

میری شادی ہو چکی ہے اور دو بچے ہیں۔ امی بڑے بھائی کے ساتھ رہتی ہیں۔ میری والدہ کی عمر پچاس سال ہے۔ آپ کو معلوم ہے یہاں کی عورت اس عمر میں جوان نظر آتی ہے۔ جبکہ امی کی حالت دگرگوں ہے۔ ان کے سارے بال سفید ہو رہے ہیں۔ بے ڈھنگا لباس پہنتی ہیں میں جب کہتی ہوں کہ امی آپ اپنے بال رنگ لیا کریں۔ ٹھیک طرح سے کپڑے پہنا کریں تو خفا ہو جاتی ہیں۔ کہتی ہیں اب بڑھاپے میں کیا کرنا۔ زندگی ہی کتنی رہ گئی ہے۔

امی کی صحت ٹھیک ٹھاک ہے لیکن مجھے یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی طرف سے اسی طرح لاپرواہی برتی تو آخر کب تک صحت ٹھیک رہے گی۔ انہیں کسی شے سے دلچسپی نہیں رہی۔

فرخ بخش

یہی تو ہماری عورت کی غلطی ہے۔ وہ مرد کی زیادتیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتی ہے۔ اپنی منافشانی میں ایک وقت میں شدید احساس ملکیت کا شکار ہوتی ہے تو اس کے ساتھ اس وجود کے اس طرف دیکھنے سے انکار کر دیتی ہے۔

آپ کی والدہ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ المیہ ضرور ہے۔ لیکن جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کی والدہ کی طلاق ہو گئی ہے کہ نہیں۔ آپ کے والد آپ بہن بھائیوں سے ملتے ہیں کہ نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ طلاق نہ ہونے کی صورت میں آپ کی والدہ شاید اس دن کے انتظار میں ہوں جب وہ سجے لٹا کے ان کے سامنے خوبصورت بنائے بیٹھے ہوں گے۔ ایسا ہونا ناممکن نہیں ہے۔

بہرحال اگر آپ کی والدہ بے ڈھنگے کپڑے پہنتی ہیں یا اپنی وضع قطع کی طرف سے لاپرواہ ہیں تو آپ انہیں زبردستی اچھے پہنایئے۔ ایک دن بیوٹی پارلر لے جا کر ان کے بال ڈرائی کروا دیں۔ اپنے ساتھ دوسروں سے ملنے لے جایا کریں۔ تاکہ انہیں احساس ہو کہ ایک شخص کے نہ ہونے سے ساری دنیا خالی نہیں ہو جاتی۔ اس بارے میں ان کی ہم عمر خواتین کو اعتماد میں لیں۔ تاکہ وہ بھی انہیں تلقین کریں کہ وہ اپنا خیال رکھا کریں۔ نیز انہیں کسی سوشل ورک کے لئے آمادہ کریں۔ باہر آنے جانے لگیں گی دھیان بٹے گا تو بہتر محسوس کریں گی۔

بڑھاپے کا احساس

میں تقریباً ڈیڑھ سال قبل پاکستان سے اپنی تعلیم مکمل کر کے یہاں آیا ہوں۔ میری منگنی بچپن میں ماموں زاد کے ساتھ ہو گئی تھی۔ میں نے اپنی منگیتر کو مشرقی ماحول سے روشناس کروانے کی بہت کوشش کی لیکن اس پر کچھ اثر نہیں ہوا۔

اگر میں شادی سے انکار کرتا ہوں تو دونوں خاندانوں کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جائے اگر شادی کرتا ہوں تو اس کے انجام سے ڈرتا ہوں۔ آجکل ایک کورس کر رہا ہوں اس کے بعد شادی کرنا ضروری ہوگی۔

ایچ۔ اے خان

بہت ممکن ہے کہ یہ اپنے تجزیہ کی کمزوری ہو۔ لیکن مندرجہ بالا تحریر کسی طرح بھی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر کی معلوم نہ ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ تعلیم کے ساتھ تحریر میں پختگی آجاتی ہے بلکہ اس سے وسعت افکار پیدا ہوتی ہے۔ بات کرنے کا ڈھنگ دوسرا ہوتا ہے۔ پھر فرق ہوتا ہے۔ یہ نہیں کسی اور کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے یہ محسوس ہو کہ اپنے تن پر ایک کپڑا تک نہ تھا۔

اس کے ساتھ ہی ایک شخص یاد آیا۔ جس نے آج تک اپنا مسئلہ نہیں بتایا۔ وہ اپنے آپ سے گھبراتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو تسلیم نہیں کرنا چاہتا۔ اپنی ذہنی الجھن دور کرنے کے لئے کسی کی مدد نہیں چاہتا۔ اس کی اپنی حالت پیرانوئیڈ مریض کی طرح ہے۔ جو بیمار ذہن کے باعث اکثر رہتا ہے۔ اسے ساری دنیا مجرم نظر آتی ہے۔ وہ سب کو شک کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ ان پر الزام دھرتا ہے۔ غلیظ زبان استعمال کرتا ہے لیکن خود کو پارسا اور متقی بتاتا ہے۔

بہرحال خان صاحب۔ میں فراخی کے لئے معذرت چاہتی ہوں۔

آپ کے کہنے کے مطابق آپ کی منگنی بچپن میں ہو گئی تھی۔ آپ کی منگیتر مغربی رنگ میں رنگی جا چکی ہے۔ اس کا کردار اچھا نہیں ہے۔ آپ اسے مشرقی آداب نہیں سکھا سکے ان تمام انکشافات کے بعد خاندانی رنجشوں کی پرواہ نہ کریں۔ آپ کسی صورت اس لڑکی کے ساتھ شادی نہ کریں۔ ورنہ آپکی پیش بینی بالخصوص صحیح ثابت ہونے کا امکان ہے۔ وہ لڑکی آپکے قابل نہیں۔ آپ صاف انکار کر دیں۔

آپ بخوشی اپنا کورس مکمل کریں اس کے بعد کوئی اور کورس شروع کر دیں۔ وہ ختم ہو تو کوئی اور بہانہ تلاش کریں۔ بھلا یہ کوئی مشکل بات ہے۔ ویسے کبھی اپنا اصل مسئلہ ضرور بتایئے گا۔

بیاضِ دل

آ غزل کیا میں تو دیوان بھی کہہ سکتا ہوں
آپ کا ساتھ ہو تو غزل ہوتی ہے
آپ کیا دیکھئے کہ ان مجھے مرا وہ لگا
آپ کی ایک نظر ہو تو غزل ہوتی ہے

تم بھانڈنی ہو، بھولی ہو، نغمہ ہو، شعر ہو
اقدر سے احسین ذوق مرے انتخاب کا

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

قبر کے چوکھٹے خالی ہیں انہیں مت چھوڑو
جانے کب کون سی تصویر لگا دی جائے

وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں
مرا علاج مرے چارہ گر کے پاس نہیں

وہ کتنا ہوشمند تھا جو میرے نام سے
مشہور خود ہوا مجھے رسوائی دے گیا

اسلام میں مرد قوام ہے

اسلام اس مساوات کا قائل نہیں ہے جو قانون فطرت کے خلاف ہو انسان ہونے کی حیثیت سے جیسے حقوق مرد کے ہیں ویسے ہی عورت کے ہیں لیکن زوج فاعل ہونے کی حیثیت سے ذی فضیلت (یعنی قلبہ تقدم) مرد کو حاصل ہے۔ وہ امور نے پہچانے انصاف کے ساتھ مرد کو عطا کیا ہے۔ خاندان میں مرد کی حیثیت قوام کی ہے یعنی وہ خاندان کا حاکم ہے۔ محافظ ہے۔ اخلاق اور معاملات کا نگران ہے اس کی بیوی اور بچوں پر اس کی اطاعت فرض ہے بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کا حکم نہ دے اور اس پر خاندان کیلئے روزی کمانے اور ضروریات زندگی فراہم کرنے کی ذمہ داری ہے (النساء ۳۴) خاندان کی تنظیم اس طور پر کی گئی ہے کہ اس کا ایک سربراہ ہو۔ صاحب امر ہو اس تنظیم میں عورت کو گھر کی ملکہ بنایا گیا ہے کسب مال کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے اور اس مال سے گھر کا انتظام کرنا اسکا کام ہے۔ بخاری میں ہے "عورت اپنے شوہر کے گھر کی حکمران ہے اور وہ اپنی حکومت کے دائرے میں اپنے عمل کے لیے جوابدہ ہے"۔ اسکو ایسے تمام فرائض سے سبکدوش کیا گیا ہے جو بیرون خانہ امور سے تعلق رکھنے والے ہیں جیسے اس پر نماز جمعہ واجب نہیں (ابو داؤد) اس پر جہاد بھی فرض نہیں اگرچہ بوقت ضرورت وہ مجاہدین کی خدمت کے لیے جا سکتی ہے۔ اس کیلئے جنازوں کی شرکت بھی ضروری نہیں بلکہ اس سے روکا گیا ہے (بخاری)

اس پر نماز باجماعت اور مسجدوں کی حاضری بھی لازم نہیں کی گئی۔ اگرچہ چند پابندیوں کے ساتھ مسجدوں میں آنے کی اجازت ضرور دی گئی ہے لیکن اس کو پسند نہیں کیا گیا ہے۔ اسکو محرم کے بغیر سفر کرنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی (ترمذی و ابو داؤد) مرد کو اپنے نکاح کے معاملہ میں پوری آزادی حاصل ہے۔ مسلمان یا کتابیہ عورتوں میں سے جس کے ساتھ چاہے وہ نکاح کر سکتا ہے لیکن عورت اس معاملہ میں کلیتہً خودمختار نہیں ہے وہ کسی غیر مسلم سے نکاح نہیں کر سکتی۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ

(پردہ صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

ترقی یافتہ

سائرہ

کر ماں کی طرح گھستی۔ سو اپنی اچھی زندگی بسر ہو رہی تھی۔ سمیعہ کا شوہر سلیم چار سال بعد انگلینڈ سے لوٹا تھا ان چار سالوں میں وطن کے ماحول نے اس پر خوب ہی رنگ جما لیا تھا۔ سنجیدہ اور باوقار تو تھا ہی اب لندن سے ایف آر سی ایس کی ڈگری نے اسے خوب با اعتماد بنا دیا تھا۔ بیٹے بیٹے کا نام تکتیں اور کہتیں۔ بو بیٹے ایسے نہیں کہتے صحبت انسان کے بناؤ اور بگاڑ میں بہت اثر رکھتی ہے۔ خبیث انسان کے شر سے اللہ ہی محفوظ رکھے۔ یہ صحبت بڑے روپ میں بڑا کارگر وار کر جاتا ہے۔ مگر لندن پلٹ سلیم صاحب کیا سمجھتے ماں کی ان باتوں کو!! ان کے تو ماں بہت ہی دقیانوسی لگتی تھیں۔ وہ اکثر سمیعہ سے اس موضوع پر ہنسی مذاق کرتا سمیعہ ذہین اور سمجھدار تھی۔ وہ شوہر کی باتیں سن کر خاموش ہو جاتی دیکھتی اسے شوہر کی باتیں بیشتر اچھی لگتیں مگر پھر انجام کے اعتبار سے وہ اماں جی کی باتوں کو بہتر جان کر خیال ان کے حق میں کرتی۔

سہیل تیرہ برس کا ہو رہا تھا۔ گھر بھر کی آنکھوں کا تارا۔ سلیم کی تو جان تھی اس میں۔ کلینک سے واپسی پر والہانہ سہیل کی طرف لپکتا۔ گھنٹوں اس سے باتیں کرتا۔ کھیلتا۔ سہیل بھی خوشی سے تالیاں بجاتا اور کبھی باپ کے چہرے پر پیار کر خوشی ہوتا تو سمیعہ جھٹ بچے کو آواز دیتی۔ "نہ میری جان۔ ایسا نہیں کرتے آپ کے ابو ہیں" اماں جان کہتی ہیں بچے کو شروع ہی سے آداب سکھانا چاہیئے۔ بچپن کی عادت ساری عمر رہتی ہے۔ "چھوڑو سمیعہ" سلیم بات کاٹ کر ہی خود ہی سمیعہ کو منہ کا کے تھپڑ سے وقار سے تیر دو آتا باہر کا سمجھا دیا گی۔ شادی کے ایک سال بعد ہی اللہ نے اسے چاند سے بیٹے سے نوازا۔ سمیعہ نہ بچے کو سنبھالنے سے واقف نہ بہلانے سے۔ کلا تک رونے لگتی سمیعہ کو ماں باپ کا آج خود اس پر یہ ذمہ داری آن پڑی۔ پھپھو جان پُرشفیق محبت بھرے رویے سے لاڈلی بہو کو سکھاتیں سمیعہ بھی ساتھ بنتا ہوا عقلمندی کو کہاں خاطر میں لاتا تھا۔ اپنی عقل اور سوجھ بوجھ پر خوب ناز تھا اماں تو اس کی نگاہ میں قابل ملامت ہی تھیں۔ اس کی مجرم تھیں جو انہوں نے سلیم کو بچپن سے بہتر تربیت دی تھی۔ انگلش میڈیم اسکول میں نہ داخل کرایا تھا۔ وہ سوچتا کہ کتنی مشکل ہے اس نے جلدی جاگنے کی عادت اپنائی ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوتے ہوئے شروع میں جب فی الصبح اس کی آنکھ کھل جاتی تو آنکھیں بند کر کے پڑا رہتا۔ اماں صبح خیزی کی قائل تھیں۔ اور اب تو سلیم عادی ہو چکا تھا۔ صبح دس بجے تک سونے کا۔ اماں بیٹے کے اس انداز کو دیکھتیں کڑھتیں۔ بس دل میں اس غلطی کو پال رہی تھیں۔ کس سے کہتیں۔

کلینک سے واپس آکر سلیم اپنے دوستوں سے گپ شپ کے لئے رات گئے تک باہر رہتا۔ اماں جان بیٹے کا انتظار کرتے کرتے تھک کر اس پر دم کر کے جب تک سو جاتیں۔ سلیم کہتے نالاں تھا اماں کی اس عادت سے۔

"نیند نہیں اماں کیا آپ جیسے مجھ ہاری رہتی ہیں ابھی بڑی صحت مجھے نہیں ہوتی انسان کو خود ٹھیک ہونا چاہیئے مجھ بچہ اللہ میرے ساتھ ہی ہے کسی کی کوئی پرواہ نہیں" اماں حیرت

روتے روتے اماں کو ہوا اسی طرح بیٹے کہے "۔ وہی ہے۔

سمیعہ اسے جو چاہتا ہے۔ بچے کو بہلانے کے سو طریقے ہوتے ہیں"۔ ساس کی بات سن کر سمیعہ جھینپ کر رہ گئی۔ "ٹھیک ہی تو کہتی ہیں ظالم جان" اس نے وہ کو بہلانا شروع کیا۔ یہ لے جاؤ مجھ سہیل کو بہلا دیا اور خود بھی پریشان ہو گئی۔ ماں کا آزردہ چہرہ دیکھ کر ننھے سہیل نے روتے روتے آنکھیں موند لیں اور پھر تھوڑی دیر میں سو گیا۔

سمیعہ کی طبیعت میں ابھی اثر نہیں ہی تھا۔ والدین نے شادی کے منظم بندھن میں باندھ دیا۔ کچھ بھی کر دو اتوار تو کبھی ان بچیوں سے۔ والدین بستر سے گھنٹی بجاتی۔

کہتا تھا۔ بچے کو آپ سے کہنے دو جو کہتا ہے امی اور ابو لا سہیل۔ جدید تحقیقات نے ان سب باتوں کی نفی کر دی ہے وہ کہتے ہیں بچے کو ہر فعل کے اظہار کا موقع دینا چاہیئے۔ سمیعہ کہتی دیکھیں جی بچے کا ذہن ایک صاف سلیٹ کی مانند ہوتا ہے اسے جو سکھایئے وہ سیکھ لیتا ہے۔ پھر ماحول کا حسن اسی پر خاص طور پر اثر کرتا ہے اس عمر میں سیکھی ہوئی عادتیں ساری عمر رہتی ہیں۔ چھوڑو سمیعہ تمہیں تقریر کرنے کو نہیں کہا جب تک اماں جی گھر میں موجود ہیں یہ سرد جنگ جاری رہے گی۔ اسی لئے تو یورپ والوں نے بوڑھوں کے لئے سنٹر کھولے ہیں۔ نہیں سمیعہ آئندہ احتیاط رکھنا میں اپنے سہیل پر کوئی پابندی نہیں لگاؤں گا۔ مذہب، اخلاق، اقدار سب فضول ہیں ہر شخص کا حق ہے جو چاہے کرے جو جہاں جیسے چلے رہے۔

وقت کی گاڑی تیز رفتاری سے چلتی رہی۔ اماں جی گو کہ بڑی دیانت داری پاتی تھیں۔ سمیعہ بھی چند دن بیمار رہ کر سلیم کو تنہا کر گئی۔

سہیل نے ڈاکٹری پاس کر لی تھی۔ سلیم کو بڑھاپا آچکا تھا۔ بیوی کی خدمت نے سے کچھ اور نیم جان کر دیا۔ کل اچانک سلیم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ریڑھ کی ہڈی پر زبردست چوٹ آئی اور نچلا دھڑ مفلوج ہو گیا۔ اسی وقت اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ سہیل آجکل ناروے جاب میں مصروف تھا وہ مشکل سے وقت نکال کر باپ کو دیکھنے گیا۔ حالت بہت نازک تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مشورہ دیا کہ انہیں فی الفور علاج کے لئے امریکہ بھیجنا ضروری ہے۔ سلیم نے تمام مشکل سے کام لینے کی کوشش کی مگر ڈاکٹر صاحب مصر تھے۔ دل کی بات زبان پر آ ہی گئی۔ "چھوڑیئے ڈاکٹر صاحب مر جائیے۔ مزید دس پانچ برس زندہ رہ کر کیا کر لیں گے۔ زندگی کی خوشیاں جو لاڈ کے لئے ہیں۔ یہ اپنی زندگی گزار چکے ہیں"۔

باپ کی کھلی آنکھیں حیرت سے اپنے خوبصورت سلجھے ہوئے۔ کپڑے ڈاکٹر بیٹے پر جمی ہوئی تھیں۔ بیٹے نے جانے کے لئے رخ پھیرا تو سلیم کی گردن بھی بائیں طرف ڈھلک گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا۔

La Commission d'enquête sur l'égalité en matière d'emploi

Mme le juge Rosalie S. Abella
Commissaire

CANADA

Commission of Inquiry on Equality in Employment

Judge Rosalie S. Abella
Commissioner

On June 27, the Government of Canada established a Commission of Inquiry to study discrimination in the workplace against women, native people, disabled persons and visible minorities. The Commission is to report by the end of the year on the most efficient, effective and equitable ways to promote equal employment opportunities, eliminate systemic discrimination, and assist all individuals to compete for employment opportunities on an equal basis.

Interested organizations, groups or individuals are invited to make written submissions to the Commission by October 15, 1983. Please adress inquiries to:

Commission of Inquiry on Equality in Employment
264 Adelaide Street, East
Toronto, Ontario M5A 1N1
Phone: (416) 369-4722

ادب و ثقافت

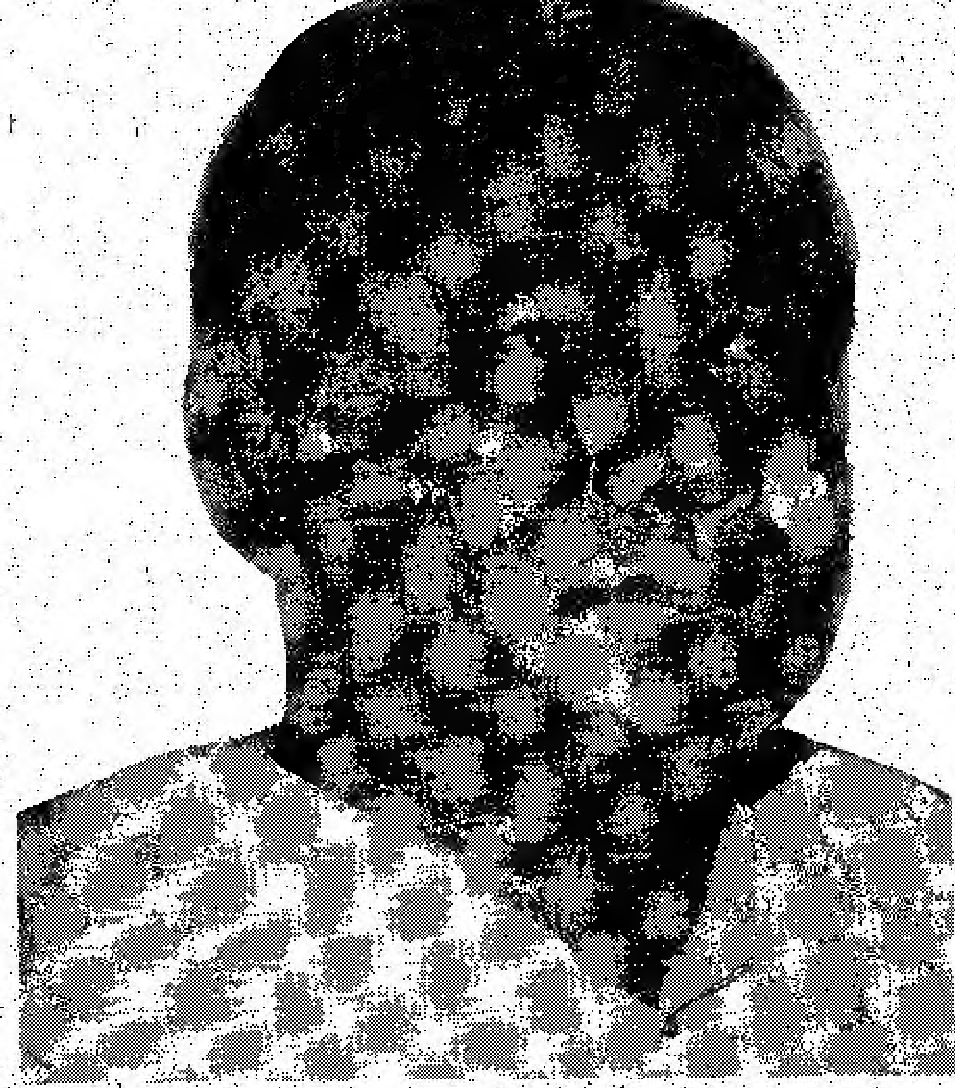

سن پیدائش : ۔۔ ۱۹۲۷ء
قصبہ کھیولی ضلع بارہ بنکی، یوپی

مطبوعہ تصانیف

۱۔ ادبی اقدار
۲۔ نئی نظم اور پورا آدمی
۳۔ بیاض (شعری مجموعہ)
۴۔ غالب کون ہے
۵۔ ادھوری جدیدیت
۶۔ اقبال ــــــ ایک شاعر
۷۔ محمد حسن عسکری ــ آدمی یا انسان؟
۸۔ اکائی (شعری مجموعہ)
۹۔ اسلامی نظام (مسائل اور تجزیہ)

> وہ ایک دم علم کے بہت بڑے سمندر میں چلا گیا تھا۔ ایک ایسی منزل پہ جہاں پہنچ کر احساس ہو کہ وہ تو کچھ بھی نہیں جانتا

بڑھ گیا اور گھر کا سناٹا

جمیل الدین عالی

سلیم احمد جو ۱۹۷۰ء کے آخر تک ایک بڑی شخصیت بن چکا تھا۔ اس زمانے میں اس نے ایک دم بے تحاشا پڑھنا، بے تحاشا لکھنا اور بے تحاشا بولنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی تنقیدیں جن مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی تھیں وہ مسائل کو کھول کھول کر سامنے لاتا تھا۔

> پورے ملک میں اتنی جامع الکمالات شخصیت موجود نہیں ہے جتنی مسلیم احمد کی تھی

> "مجھے محسوس ہوا کہ چھوٹا سا کمرہ خلا میں بدل گیا ہے ہر طرف روشنی ہے اور میں سلیم کے پیچھے اڑتا جا رہا ہوں"

سلیم احمد کی غیر مطبوعہ غزل

چین نہیں ہے دل کو جب رات کٹے گی کس طرح
ہم نفسان نیم شب رات کٹے گی کس طرح

ساعت وعدہ کٹ گئی آ کے خوشی پلٹ گئی!
دل کو سکوں نہیں ہے اب رات کٹے گی کس طرح

وجہ کوئی نہیں مگر صبح سے میں اداس ہوں
وہ بھی خفا ہے بے سبب رات کٹے گی کس طرح

شام ملال ہے تہی یاد شب وصال سے
دل میں نہیں کوئی طلب رات کٹے گی کس طرح

صبح سے کیوں خفا ہے تو شام کو کیوں ملا نہیں!
میں نے کہا تھا تجھ سے کب رات کٹے گی کس طرح

ہجر کے غم میں آنکھ سے طائر خواب اڑ گیا
حال ہے شام سے عجب رات کٹے گی کس طرح

اب وہ سرود ہے کہاں نغمہ گردن کی لے کہاں
بادہ کشان تشنہ لب رات کٹے گی کس طرح

Search for Meaning
Conference on
South Asian Canadian Literature
Saturday, Sunday: Oct. 1-2, 1983
Sunday, 10:10AM
URDU LITERATURE IN CANADA
for information call
923-5362

سلسلۂ ہدایت

اسکاربرو کے آٹھ سالہ ارشد کامران جنہوں نے اپنی استاد تسنیم ظہیر کی زیر نگرانی قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

****

ایمیلی کار پبلک سکول اسکاربرو میں شام کی کلاس میں قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ موسم گرما میں صبح اور شام کی کلاسوں کے ذریعے اپنے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دلوانے کے لئے جناب قاضی امین بخش سے

(416) 282-6803

پر رابطہ قائم کریں۔

ظہیر عباس کی پہلی آزمائش

ظہیر اپنا بدلہ لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

کپل دیو بدلہ لینے میں کامیاب ہو جائے گا

سرفراز نواز اور عبدالقادر قومی کرکٹ ٹیم سے باہر ہو گئے۔ اس طرح بھارت کے دورے کے لیے وہ ٹیم تیار ہوتی ہے جس کی خواہش کچھ عرصہ قبل نور خان صاحب نے کی تھی۔ یعنی بی ٹیم۔ اس ٹیم میں ظہیر، جاوید، باری، مدثر اور محسن کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ ان کی بھی کیا ضرورت تھی ملک میں نوجوان کھلاڑیوں کی کیا کمی تھی۔

نہیں معلوم پی سی بی کا یہ اندازہ ہی ہے بھارت کے دورے کی اہمیت کیوں نہیں یاد رہی تھی۔ نور خان نے بہت پہلے کہہ دیا تھا کہ وہ اس دورے پر ایک بی ٹیم بھیجنا چاہتے ہیں اور عمران، ظہیر اور جاوید وغیرہ کی توانائیاں آسٹریلیا اور انگلستان کی سیریز کے لیے بچا کر رکھی جائیں گی۔ یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ انگلستان اور آسٹریلیا کے مقابلے میں بھارت کی سیریز کو وہ اہمیت کیوں نہیں دی گئی حالانکہ نہ صرف کرکٹ کے ریکارڈ کے لحاظ سے بھارت کی سیریز کی بھی وہی اہمیت ہے بلکہ جذباتی لحاظ سے اس دورے کی اہمیت باقی تمام سیریز سے زیادہ ہے۔ وہ تو جاوید اور ظہیر کی نیت خراب ہو گئی ورنہ مقصود یہ تھا کہ [illegible] سلیکٹرز نے ابتدائی جو [illegible] ٹیم کے جن کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کیا تھا ان میں سے سرفراز نواز اور عبدالقادر بھی کم ہو گئے۔ سرفراز کی جگہ [illegible] شدہ اصول کے تحت عتیق الرحمن آ گیا جب کہ عبدالقادر کی جگہ پی آئی اے کے رائٹ آرم گگلی بولر اقبال سکندر کو لیا گیا ہے۔ [illegible] رائٹ آرم لیگ اسپنر کی جگہ رائٹ آرم لیگ اسپنر ہی لیا جائے۔ اقبال سکندر اتنا معیاری بولر تو نہیں کہ اسے ٹیسٹ ٹیم میں شامل کر کے بھارت بھیج دیا جائے۔ قادر کی بات اور تھی۔ اس کے پاس ورائٹی بھی ہے اور تجربہ بھی۔ اقبال سکندر بھارت کے بیٹسمینوں کو آؤٹ کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ قادر کے انکار کرنے کے بعد سلیکٹرز کو موقع مل گیا تھا کہ وہ سکندر بخت، راشد خان یا توصیف احمد میں سے کسی ایک کو لے لیتے۔ توصیف احمد اقبال سکندر سے کہیں اچھا بولر ہے اس میں اتنی اہلیت ہے کہ سامنے والے بیٹسمینوں کو جارحانہ بیٹنگ سے روک سکے۔

[illegible]

بھارت نے ایک ٹیسٹ میچ میں پاکستان کو ۴ وکٹ سے ہرا دیا

میاں داد کے سوا تمام بیٹسمین ناکام ہو گئے۔ مدثر نذر نے ۱۷ رن دے کر ۳ وکٹ لئے

[illegible]

مودودی کے واقعے کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے
منور حسن

کراچی — [illegible]

[illegible]

اسلامی اقدار کے حامل اخلاقی و معیاری رشتوں کے خواہشمند مندرجہ ذیل پتہ پر اعتماد کے ساتھ لکھیں ۔ (خدمات فی سبیل اللہ غیر)

Br. Hasan,
P.O. Box 503,
Station 'A',
Toronto, Ont.
M5W 1E4

جدہ - راولپنڈی - لاہور - لندن - بمبئی - دہلی - ڈھاکہ

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL

1240 BAY STREET
TORONTO, ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8348 / 960-8475

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFALAH GROCER
2783 Dundas St. West
Toronto, Tel. 762-1633

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

۳۸ سالہ گریجویٹ پاکستانی مسلم کے لئے چالیس سالہ کامیاب و باوقار شخصیت کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ تفصیلات کے لئے رجوع کیجئے

Box 1023
Williamsville
NY 14221 U.S.A.

اہلسنت گھرانے کے چالیس سالہ تعلیمیافتہ شادی کے خواہشمند کیلئے تعلیمیافتہ لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔

K.M. c/o al-Hilal

ایک ۲۷ سالہ شریف متمول مسلم خاندان کی خوبصورت ، امور خانہ داری میں خصوصی مہارت ، مشرق و مغرب کی اقدار کی حامل ، محتشمہ دوشیزہ کیلئے مناسب رشتہ مطلوب ہے ۔ الہلال کی معرفت رجوع کیجئے

A. Javed
c/o al-Hilal

Obaid R. Siddiqui
Barrister & Solicitor
Notary Public
is pleased to announce
the opening of his
Law Office
at 85 Ellesmere Road
Suite 212-A Parkway Plaza
(Victoria Park/Ellesmere)
Scarborough, Ont. M1R 4B9
Tele: (416) 445-5597

Shiblee Canada
Letter Press/Off Set Printing
Photocopy
Ask us about Labels & Tags
110-220 Portable Radio & Cassette Recorders
Audio/Video Cassettes
VCR Movie Rental
ہندوستانی و پاکستانی ویڈیو فلمز کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں۔
Try us for
Courteous Service and Satisfaction Guaranteed
Mon — Sat 10am - 6pm
988 Danforth Ave (at Lansdown)
Toronto, Ont. M4J 1L9
(416) 465-9726

بھارتی حکمرانوں کے بیانات عدم مداخلت کے اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہیں سرکاری ترجمان

پاک بھارت تعلقات میں رکاوٹ انہی بیانات سے پیدا ہوتی ہے۔ حکومت پاکستان نے ان کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ بھارتی ترجمان کے بیان پر تبصرہ

بھارت شرانگیز پروپیگنڈہ روکنے کی بجائے اس کی سرپرستی کر رہا ہے

پاکستان نے بہتر تعلقات کے لئے انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے

اقوام متحدہ کی کانفرنس میں اسرائیل کے قائم رہنے کا حق تسلیم کر لیا گیا

فلسطین پر جنیوا کانفرنس کا اعلامیہ جاری کر دیا گیا

پیپلز پارٹی کی واپسی کی تحریک ہے

کالعدم تحریک استقلال سندھ سول نافرمانی سے لاتعلق ہو گئی

اندرون سندھ تحریک کے کارکنوں کو گرفتاریاں پیش نہ کرنے کی ہدایت

ضلع کچھی میں بلدیاتی انتخابات کے موقع پر تصادم میں ۷ افراد ہلاک

۳ زخمی ہلاک شدگان کا تعلق ایک ہی گروپ سے ہے

دہلی میں مساجد بند کرنے کے خلاف احتجاج کرنے پر ۱۹ مسلمان گرفتار

متعصب اخبار پرتاپ کے باہر ۳ سو افراد کا مظاہرہ، دفتر میں گھس کر توڑ پھوڑ کرنے کا الزام

[illegible]

اسلام کے ابتدائی دور میں حالت جنگ کے باوجود بنیادی انسانی حقوق معطل نہیں کئے گئے

ظاہر شاہ کی واپسی روسی منصوبہ ہے عوام سابق شاہ کو مسترد کر چکے ہیں

روس کے لئے افغانستان کے دروازے ظاہر شاہ نے ہی کھولے تھے اسلامی حکومت ہی روس کو روک سکتی ہے عبدالرسول سیاف

New Store in
SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. East
(One block East of McCowan)

تازہ حلال گوشت ۔ تازہ حلال مرغیاں
ہر قسم کی اعلیٰ گروسری ۔ تازہ سبزیاں

SPICE TOWN
2210 Dundas Street West
(Near Jami Mosque)
Phone: (416) 532-8267

Please Visit For
Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں
نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں
ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دوکان

AFRO ASIAN
918 PAPE AVENUE
TORONTO
PHONE: 463-1287

When Buying or Selling
REAL ESTATE
Call the Professionals, at
Eastern United Realty Inc.

Younus M. Khan
Real Estate Broker

I We offer complete Real Estate services, Specializing in ....
- Residential & Commercial properties
- Mortgages arranged/bought and sold
- Management for absenteeowner
- Free Market Evaluation of your present home at no obligation

We speak your language. Call now for a convenient appointment.

Eastern United Realty Inc.
1814A Eglinton Avenue East #208
(Golden Mile Plaza at Victoria Park)
Scarborough, Ontario M1L 2L2
Tel: Bus: (416) 752-5503 Res: 422-5646

fortnightly al-Hilal Vol.12 No.13 50 ¢
September 25, 1983
Ph: (416) 474-9292, 493-4374
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6
Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Dir. M. Lateef Owaisi

حیدرآباد دکن میں ہندو مسلم فسادات ۱۴ افراد ہلاک ۸۴ زخمی

متحارب گروپوں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کی فائرنگ

چاقو زنی اور پتھراؤ، پاک بھارت کرکٹ میچ کے موقع پر زبردست حفاظتی انتظامات

[illegible]

مجھے دائیں بازو کے اتحاد کی کوششوں کا علم نہیں، پیر پگارا

میں کسی کے دروازے پر نہیں جاؤں گا، جسے آنا ہو خود آئے

[illegible]

لیاقت علی خان نے شہادت سے دو دن پہلے اہم اصلاحات کا منصوبہ تیار کیا تھا

[illegible]

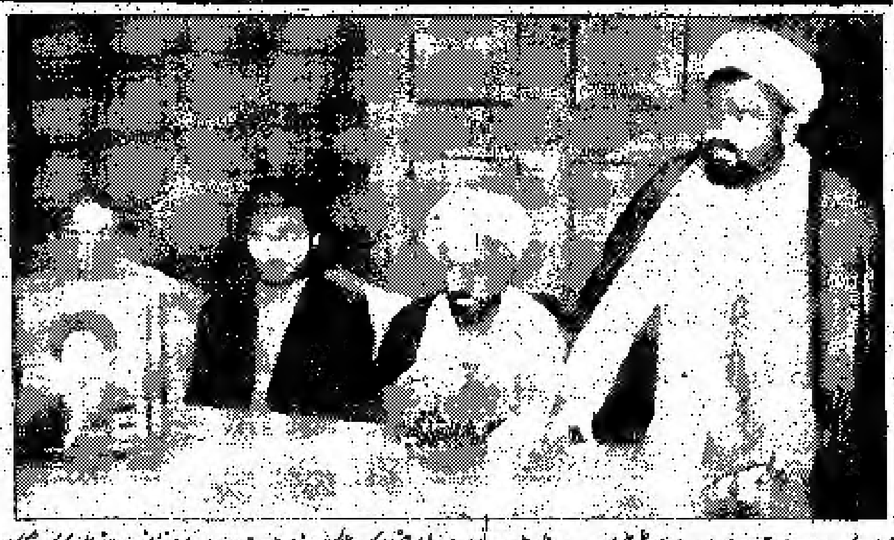

[illegible]

ایران شاہ کے زمانے میں خریدے گئے اسلحہ سے آئندہ دس سال تک لڑ سکتا ہے

پاکستانی صحافیوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں، تہران ٹائمز کے ایڈیٹر اور خمینی کے نمائندہ کا خطاب

[illegible]

نورانی میاں کے پنجاب میں داخلہ پر پابندی کی مذمت

حکومت سیاسی قائدین کے اندرونی سفر پر پابندی واضح کرے، منور حسن

[illegible]

بائیکاٹ کے باوجود کالعدم پیپلز پارٹی کے کارکن بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں

ملتان میں متعدد افراد کے کاغذات مسترد، بابو فیروز دین انصاری نے وزیر بلدیات سے اپیل کر دی

[illegible]

اندرا حکومت میرا تختہ الٹنا چاہتی ہے، فاروق عبداللہ

میں محاذ آرائی نہیں چاہتا، نیشنل کانفرنس کے بعض ارکان نے اندرا کانگریس سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے

[illegible]

بھارتی طرز عمل کے باوجود پاکستان کی خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی، صدر ضیاء

[illegible]

ایم آر ڈی کے تین رہنماؤں کی سینٹرل جیل سے نامعلوم مقام پر منتقلی کے خلاف احتجاج

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان
پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو (کینیڈا)
سالانہ زرخریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زرخریداری (برائے کریسنٹ) ۳۰ ڈالر
سالانہ زرخریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۳۵ ڈالر
Name ....
Address ....
Postal Code .... Telephone ....
زرخریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھیے اور پتہ ذیل پر بھیجیے
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Toronto, Ontario
Canada M2H 2P6 Phone: (416) 424-1989/493-4374
اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی) بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجیے →